بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَعَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۹ امان ۱۳۴۷ ہش | ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ | ۱۹ مارچ ۱۹۶۸ء | نمبر ۵۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارا خدا قادر ہے اور کریم بھی ہے اور ان دونوں صفتوں میں بھی وہ وحدہٗ لاشریک ہے

اِن صفات پر ایمان لانے سے بھی امید وسیع ہوتی اور مومن کا یقین زیادہ ہوتا ہے

"خدا تعالےٰ کی دو صفتیں بڑی قابلِ غور ہیں اور ان صفات پر ایمان لانے سے بھی امید وسیع ہوتی اور مومن کا یقین زیادہ ہوتا ہے وہ صفات اس کے قادر اور کریم ہونے کی ہیں۔ جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں کوئی فیض نہیں ملتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کریم تو ہو اور ہزاروں روپے دے دینے میں بھی اسے تامل اور دریغ نہ ہو لیکن اس کے گھر میں کچھ بھی نہ ہو تو اس کی صفتِ کریمی کا کیا فائدہ؟ یا اس کے پاس روپیہ تو بہت ہو مگر کریم نہ ہو پھر اس سے کیا حاصل؟ مگر خدا تعالےٰ میں یہ دونوں باتیں ہیں وہ قادر ہے اور کریم بھی ہے اور ان دونوں صفتوں میں بھی وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔

پس جب ایسی قادر اور کریم ذات کے ساتھ کوئی کامل تعلق پیدا کرے تو اس سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہوگا؟ بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے وہ شخص جو اس کا فیصلہ کرلے۔ سرمد نے کیا اچھا کہا ہے ؎

سرمد گلۂ اختصار مے باید کرد ٭ یک کار ازیں دو کار مے باید کرد
یا تن برضائے یار مے باید کرد ٭ یا قطعِ نظر زیار مے باید کرد

حقیقت میں اس نے سچ کہا ہے۔ بیمار اگر طبیب کی پوری اطاعت نہیں کرتا تو اس سے کیا فائدہ؟ ایک عارضہ نہیں تو دوسرا اس کو لگ جائے گا اور وہ اس طرح پر تباہ اور ہلاک ہوگا۔ دنیا میں اس قدر آفتوں سے انسان گھرا ہوا ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ ہی کا فضل اس کے شاملِ حال نہ ہو اور اس کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو تو پھر سخت خطرہ کی حالت ہے۔ پنجابی میں ایک مصرعہ مشہور ہے ؎

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

یہ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کا ترجمہ ہے جب انسان خدا تعالےٰ کا ہو جاتا ہے تو پھر کچھ شک نہیں ساری دنیا اس کی ہو جاتی ہے۔" (ملفوظات جلد ششم ص ۳۷۷-۳۷۸)

اخبار احمدیہ

256

—○ ربوہ ۱۸ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

—○ ربوہ ۱۸ مارچ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ۱۶ مارچ کو چند یوم کے لئے راولپنڈی تشریف لے گئے ہیں

—○ ربوہ ۱۸ مارچ۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت تو بہتر ہے۔ تاہم ابھی دل میں ضعف کی تکلیف کے علاوہ ساتھ پرسی دمہ کی طرح کا کچھ اثر باقی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

۱۵ مارچ بروز سوموار بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے عزیزہ امۃ الکریم صاحبہ بنت محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی کے نکاح کا اعلان چھ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم محمد عظیم صاحب ابن محترم قریشی محمد شفیع صاحب اکیمٹ ربوہ سے فرمایا۔

احباب سے درخواست ہے دعا فرمادیں اللہ تعالےٰ ہر طرح خیر و برکت سے اس تعلق کو جانبین اور سلسلہ کے لئے مسعود فرمائے آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ
کا ماہانہ اجلاس

مورخہ ۱۹/۳/۶۸ بروز منگل بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ربوہ کے خدام کا ماہانہ اجلاس ہوگا۔ اجلاس میں سب خدام کی حاضری ضروری ہے۔ خدام وقت مقررہ پر تشریف لاکر اجلاس میں شامل ہوں۔ اس اجلاس میں محترم مولانا محمد منور صاحب مبلغ مشرقی افریقہ وہاں کے تبلیغی حالات و تجربات بیان کریں گے۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۶۸ء

انسانیت کو چار چاند لگانے والے کام

کراچی سے شائع ہونے والے ایک نہایت خوشنما اور جاذب نظر ماہنامہ میں انسانیت کو چار چاند لگانے والی بہت سی خوشکن اطلاعات شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک اطلاع یہ ہے کہ:۔

"اسکول کے کچھ لڑکے اپنے گھروں سے صبح سویرے اس لئے نکل کھڑے ہوتے ہیں کہ سکول پہنچنے سے پیشتر وہ عمر رسیدہ افراد کے ہسپتال میں جا کر کسی بوڑھے شخص کا شیو کر سکیں۔ دوسری طرف کچھ لڑکیاں ہفتہ میں دو تین بار اپنے سکول سے واپسی پر آدھ گھنٹہ تاخیر سے گھر پہنچتی ہیں۔ کیونکہ انہیں عمر رسیدہ خواتین کے ایسے ہی ایک ادارہ میں عورتوں کے کنگھی کرنا ہوتی ہے۔"

یہ کس ملک اور کس قوم کے بچے ہیں جو خدمت خلق کے جذبہ سے کس درجہ سرشار ہیں؟ اطلاع پڑھ کر طبعاً دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اے کاش یہ کسی مسلمان ملک کے مسلمان بچے ہوں جن کے مذہب میں خدمت خلق پر بے انتہا زور دیا گیا ہے اور جن کے آقا و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دولتمندوں اور معذوروں کے خود اپنے ہاتھ سے کام کر کے اپنی امت کے لئے خدمت خلق کے میدان میں بھی نہایت شاندار نمونہ اور اسوہ حسنہ قائم فرمایا ہے لیکن ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

یہ کسی اسلامی ملک کے مسلمان بچے نہیں کسی غیر اسلامی ملک میں بود و باش رکھنے والے مسلمانوں کے نونہال بھی نہیں۔ یہ تو ہیں مغرب کی مادہ پرست تہذیب کے پروردہ چند برطانوی نژاد بچے جو انگلستان کے شہر ڈربی کے رہنے والے ہیں۔ اور کراچی سے شائع ہونے والے اردو ماہنامہ جس نے یہ اطلاع اور برطانوی نوجوانوں کی ایسی سرگرمیوں پر مشتمل دوسری اطلاعات شائع کی ہیں "برٹش انفارمیشن سروسز" کے زیر اہتمام شائع ہونے والے "آئینہ برطانیہ" کا مارچ ۱۹۶۸ء کا شمارہ ہے۔ یہ اس قوم کے بچوں اور نوجوانوں کی رفاہی سرگرمیوں اور رضاکارانہ خدمات کا تذکرہ ہے۔ جس کی مذہب سے بیزاری عقیدۂ وجود باری تعالیٰ سے لاتعلقی، جنسی بے راہ روی اور اخلاقی و روحانی ابتری کے چرچے آئے دن سننے میں آتے ہیں۔ اور جن کا تذکرہ کرتے اہل مشرق کی زبانیں نہیں تھکتیں۔ وہاں رفاہی سرگرمیوں میں حصہ لینے والے نوجوانوں کی تعداد اگر تھوڑی بھی ہو تب بھی معاشرتی بہبود کے ان کاموں اور ان کے جذبۂ خدمت خلق کی اہمیت کم نہیں ہوتی۔

مذہبی اور روحانی اعتبار سے اہل مغرب قعر مذلت میں کتنے ہی کیوں نہ گر چکے ہوں اور اس اعتبار سے ان کی پستی کتنی ہی انتہا کو کیوں نہ پہنچ چکی ہو۔ پھر بھی یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ ان اقوام نے اپنی روحانی پستی اور اخلاقی ابتری کے باوجود کاروباری معاملات، باہمی میل ملاپ اور انسانی ہمدردی اور روزمرہ زندگی سے تعلق رکھنے والے چھوٹے چھوٹے امور میں زندگی کی بعض اقدار کو اس طرح اپنایا ہے کہ یہ چیزیں قومی سطح پر ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مذہب سے بیزاری اور عام بغاوت اخلاقی بگاڑ اور جنسی روحانی ابتری کے باوجود سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے ان کی سیادت اور برتری قائم چلی آرہی ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو دوسرے پہلو کے اعتبار سے اپنی جنسی بے اعتدالی اور بے راہ روی کے نتیجہ میں اب تک صفحہ ہستی سے نابود ہو چکی ہوتیں۔ انہیں اگر کسی قدر ڈھیل ملی ہوئی ہے۔ تو زندگی کے بعض شعبوں میں ان انسانی اقدار کی بدولت ہی ملی ہوئی ہے جو ان کا طرۂ امتیاز ہیں۔

یہ انسانی اقدار ان کی نقالی میں نہیں بلکہ خود اسلام پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہمیں بدرجۂ اولیٰ اپنانی چاہئیں۔ اور دنیا میں ان کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ ان انسانی اقدار کی بنیادی اہمیت کے پیش نظر ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں وقار عمل اور خدمت خلق پر خاص زور دیا تھا۔ اور خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی خدام الاحمدیہ کو ان کاموں میں خاص امتیاز پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

بلاشبہ اپنے ہاتھ سے چھوٹا کام کرنے میں کوئی عار محسوس نہ کرنا اور مخلوق خدا کی خدمت کو اپنا شعار بنانا انسانیت کو چار چاند لگانے والی خصلتیں ہیں۔ انہی سے قومی کردار بنتا ہے۔ اور انہی کی بدولت قومیں شاہراہ ترقی پر گامزن ہوتی ہیں۔ یہ چھوٹے کام ہی عظمت کردار کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔

حافظ محمد رمضان صاحب مرحوم کی یاد میں

کلام پاک کے عاشق ۔۔ بلند نام ترا
رہے گا ثبت دلوں پر سدا مقام ترا

تری تلاوت قرآں بھی دلنشیں تھی مگر
دلوں کی تہ میں اتر جاتا تھا کلام ترا

وہ مدرسہ ہو کہ گھر ہو کہ گوشۂ مسجد
ہر اک مقام پہ جاری تھا فیض عام ترا

مسیح پاک کے اشعار کی حلاوت سے
نیاز و ناز کے انداز میں خرام ترا

عجب خلوص کی آئینہ تھی حیات تری
عجب رنگ سے مربوط تھا کلام ترا

گزرنے والے! حقیقت میں اک مثال تھا تو
ہمارے عہد میں اک صاحب کمال تھا تو

عبدالسلام اختر ایم۔اے

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔ آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(منیجر الفضل)

سیرالیون میں جماعتِ احمدیہ کی تعلیمی سرگرمیاں

• احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بو (سیرالیون) کی بعض کامیابیاں اور تعمیری منصوبے • تعمیر مسجد کا آغاز

(مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود ایم۔اے انچارج شعبہ نشر و اشاعت احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بو)

(۲)

ایک قابلِ ذکر امر اور تحریکِ دعا

یہاں تعمیر کے کام کے لئے سیمنٹ اور ریت کے "بلاک" بنائے جاتے ہیں جس کے لئے ایک خاص مشین اور تکنیک استعمال ہوتی ہے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ بورڈنگ ہاؤس کے طلبہ نے اس "بلاک سازی" میں بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ یہ وقارِ عمل انہوں نے متعدد مرتبہ منعقد کیا ہے۔ ہمارے طلبہ کے دل میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے مسجد کے لئے کتنی محبت ہے اس کا اندازہ اس درخواست سے ہو سکتا ہے جو فارم III کے ایک طالب علم نے جناب پرنسپل کے نام تحریر کی کہ

"میں آپ کا انتہائی طور پر شکر گزار ہوں گا اگر مجھے ازراہِ کرم جمعہ اور ہفتہ کے دن معماروں اور مزدوروں کے ساتھ مسجد میں کام کرنے کی اجازت عطا فرمائیں۔ اگر میرے والدین بو میں مقیم ہوتے تو میں انہیں بھی کہتا کہ خدا کے گھر کی تعمیر میں حصہ لیں۔ میں اس مسجد کا رکن ہوں۔ لیکن میری مالی حالت ایسی ہے کہ میں چندہ نہیں دے سکتا تاہم معماروں کا ہاتھ بٹا سکتا ہوں۔ مجھے امید ہے آپ ازراہ کرم میرے عریضہ کو قبول فرمائیں گے۔ شکریہ۔

آپ کا شاگرد

(LANSANA III.B.)

تعمیری اخراجات کے لئے سیرالیون مشن نے ۱۵۰ پاؤنڈ کا عطیہ دیا ہے۔ اسی طرح سکول ہذا کے سٹاف کے پاکستانی اراکین نے کم از کم ۱۰ پاؤنڈ فی کس کا عطیہ دیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خلوصِ نیت سے اس مسجد کو تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالےٰ جان۔ مال اور وقت کی قربانی دینے والوں اور دعاؤں سے تقویت پہنچانے والوں کو اپنی برکتوں سے نوازے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں مسجد کا نام تجویز کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے۔ نام آنے پر مسجد کا بورڈ قریبی شاہراہ پر بھی نصب کر دیا جائے گا۔ خدا تعالےٰ اس مسجد کو روحانی تربیت و اصلاح کا مرکز و مہبط بنائے۔ خدا کرے اسکے دیوار و در کے سائے سے اسلام کے مخلص سپاہی باہر نکلیں اور یہ مسجد خدا کے دینِ مبین کا مضبوط قلعہ ہو۔

۲۔ فٹ بال میں چیمپئن شپ کا اعزاز

احباب کے لئے یہ خبر بھی مسرت کا باعث ہو گی کہ احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بو نے اس سال خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جنوبی صوبے کی تمام چنیدہ ٹیموں کو شکست دے کر فٹ بال کی صوبائی چیمپئن شپ کا اعزاز جیت لیا ہے۔ اس سلسلے میں خاصے سخت مقابلے کرنے پڑے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے جس نے چرچ کے کلیسیائی اداروں کو جسمانی میدان میں بھی پچھاڑنے کی توفیق دی ہے۔ ایک خاص بات جس کا دل پر گہرا اثر ہے یہ ہے کہ ہمارے طلبہ نے ہر کامیابی کو خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کیا۔ ہر طالب علم کی زبان سے یہی فقرہ نکلتا تھا کہ "انشاء اللہ" یا

"By The grace of Allah"

فتح ہماری ہے۔ یہ اسلامی اخلاق کا ایک عکس ہے جس کی لہر اب دوبارہ حضرت بلالؓ کی قوم کے رگ و پے میں سرایت کر رہی ہے!!

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس موقع پر بو کے مسلمانوں نے بڑے جوش و خروش سے ہمارا ساتھ دیا۔ اور ہمارے کھلاڑیوں کی عزت افزائی کی۔ چونکہ احمدیہ سیکنڈری سکول یہاں کا واحد مسلم ثانوی ادارہ ہے اور باقی ٹیمیں عیسائیوں کے سکولوں کی تھیں۔ اس لئے انہوں نے اس معاملے میں ایمانی غیرت اور جوش کا مظاہرہ کرنا ضروری سمجھا۔ بڑے پرجوش طریقوں سے ہمارے کھلاڑیوں کے حوصلے بلند کئے۔ کئی فولا اور دوسرے قبائل کے مسلمان تسبیح رول رول کر ہماری فتح کے لئے دعائیں کرتے رہے اور اسلامی نعروں سے فضا مرتعش رہی۔ اسلامی اخوت کا یہ منظر بھی ناقابلِ فراموش تھا!!

فٹ بال ان کا قومی کھیل ہے اور بڑے انہماک اور جوش سے یہ میچ دیکھے جاتے ہیں۔ ہزاروں لوگ دیکھنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہاں کے "کارونیشن فیلڈ" میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ ہر طرف سے "احمدیہ" "احمدیہ" کی صدائیں آ رہی تھیں۔ ایسے ماحول میں جب یہ شعر یاد آیا تو وفورِ جذبات سے عجیب حالت ہو گئی ؎

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

فتح کا جلوس

اس اعزاز کی خوشی منانے کے لئے اور تحدیثِ نعمت کے لئے دوسرے دن طلبہ نے ایک عظیم الشان جلوس نکالا۔ احمدیہ پرائمری سکول کے طلبہ نے بھی شمولیت کی۔ ۳۰۰ طلبہ کی قطاریں بڑے وقار اور نظم و ضبط سے بو کی بڑی بڑی سڑکوں پر دیر تک رواں دواں رہیں۔ طلبہ نے بڑے بڑے کتبے اور تبلیغی پرچم اٹھا رکھے تھے۔ بعض پر یہ کلمات درج تھے:۔

۱۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ
۲۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
۳۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

وغیرہ وغیرہ۔ یہ تبلیغی پرچم دیر تک بو کی فضا میں لہراتے رہے۔ کئی معززین نے مبارکباد دی۔ کئی شائقین نے جلوس کی تصاویر اتاریں۔ بو شہر کے باسیوں کے لئے یہ ایک نیا تجربہ تھا۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے جس نے اس جسمانی کامیابی کو بھی تبلیغ اور جماعت کی نیک نامی کے ساتھ شہرت کا باعث بنا دیا۔ ۱۹۶۴ء میں بھی یہ اعزاز ملا تھا لیکن بو کا گورنمنٹ سیکنڈری سکول اس میں شریک تھا۔ سکول کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کلیتہً یہ اعزاز اس سال ملا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۳۔ حیاتیات کی تجربہ گاہ کی منظوری

تعلیمی اور تدریسی لحاظ سے بھی سکول خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے شہرت کا مقام رکھتا ہے۔ سکول میں کیمیا اور طبیعات کی تجربہ گاہیں پہلے ہی موجود ہیں جو محکمہ تعلیم کے قوانین کے مطابق تین سال کی ابتدائی منظوری کا مرحلہ ختم کرنے والی ہیں جس کے بعد انشاء اللہ دونوں تجربہ گاہیں مستقلاً محکمہ کی طرف سے منظور ہو جائیں گی۔ گزشتہ سال حیاتیات کے مضمون کی اعلیٰ درجوں میں تدریس کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور تجربہ گاہ کی منظوری کے لئے درخواست دی گئی تھی۔ اس سال نومبر میں محکمہ تعلیم کی طرف سے تین سال کے لئے ابتدائی منظوری مل گئی ہے۔ اس تجربہ گاہ کی عمارت حکومتِ سیرالیون کے امدادی پروگرام کے تحت گزشتہ سال مکمل ہوئی تھی۔ فرنیچر پر سکول نے ۳۰۰ پاؤنڈ خرچ کئے ہیں۔ ۵۰۰ پاؤنڈ کا اعلیٰ قسم کا سامانِ سائنس جاپان سے منگوایا گیا ہے۔ تزئین و آرائش اور ترتیب پر ۱۰۰ پاؤنڈ خرچ کئے گئے ہیں۔ اکتوبر کے آخر میں محکمہ تعلیم کے سیکرٹری E.T. Cole اپنے عملہ کے ہمراہ معائنہ کے لئے آئے تھے۔ اور بہت متاثر ہوئے اور جاتے ہی منظوری کی اطلاع بھجوا دی۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ حیاتیات کی تجربہ گاہ میں طلبہ کے جمع کردہ نوادر بھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ یہ تجربہ گاہ اس ملک کی اپنے مضمون کی بہترین تجربہ گاہوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس سے قبل ملک کے سابق گورنر جنرل اور وزیراعظم کیمسٹری کی تجربہ گاہ کا معائنہ کر چکے ہیں۔ اور بڑے تعریفی ریمارکس دے چکے ہیں۔

اب ضروریات بڑھ جانے پر فزکس کی نئی تجربہ گاہ تعمیر کرنے کا منصوبہ مرتب کیا گیا۔ اس سال مزید آلات ادھر سے منگوائے گئے ہیں۔ اس کی تعمیر

(باقی صفحہ ۴ پر)

نوٹ:۔ جمعہ اور ہفتہ کے دن سکول میں تعطیل ہوتی ہے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی مرحوم کا ذکر خیر

(از مکرم عبدالقدیر صاحب ہارون ابن ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی)

والد مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی محترم حکیم محمد حسین صاحب المعروف مرہم عیسیٰؑ کے فرزند اکبر اور حضرت میاں چراغ الدین صاحبؓ رئیس لاہور کے پوتے تھے۔ آپ صحابی ابن صحابی ابن صحابی تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام حیات بیگم تھا اور نانا کا نام میاں فیروز الدینؓ تھا۔ یہ وہی میاں فیروز الدینؓ ہیں جنہیں میاں محمد سلطان صاحب (جن کے نام پر سرائے سلطان مشہور ہے) نے اپنا متبنیٰ بنایا تھا آپ نے اپنے بچپن کے ابتدائی آٹھ سال اپنے نانا کے پاس گزارے۔

آپ لاہور میں یکم جولائی ۱۸۹۴ء کو پیدا ہوئے۔ شادی ۱۴ جون ۱۹۱۴ء کو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ۴ بچے عطا فرمائے۔ ۱۹۱۴ء میں میٹرک پاس کیا۔ منشی اور منشی فاضل کے امتحانات ۱۹۱۸ء میں پاس کئے۔ حکیم حاذق اور ہومیو پیتھک کی سندات بھی حاصل کیں۔ قدرتی طور پر آپ کا رجحان طب کی طرف تھا۔ آپ نے طب کی ضروری کتابیں سبقاً سبقاً اپنے وقت کے چوٹی کے حکماء سے پڑھیں جن میں سے خاص طور پر قابلِ ذکر حکیم مفتی سلیم اللہ صاحب مرحوم و مغفور اور حکیم مولوی ضیاء الدین صاحب مرحوم ہیں۔ اسکے علاوہ آپ نے طب میں استفادہ اپنے والد ماجد حکیم محمد حسین صاحب مرحوم المعروف مرہم عیسیٰؑ سے بھی کیا۔ طب ویدک پنڈت مرلی دھر صاحب سے پڑھی۔ کتب ڈاکٹری کا بھی بکثرت مطالعہ کیا اور کئی کتب کا ترجمہ بھی کیا۔ آپ آٹھ مختلف طریق علاج سے واقف اور خوب واقف تھے۔ معمولی اپریشن بھی پوری مہارت کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ آپ کے طبی مضامین ۱۹۱۸ء سے لے کر ۱۹۶۷ء تک مختلف طبی اخبارات میں شائع ہوتے رہے جن کو طبی دنیا نے نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔ آپ ذیل کی کتابوں کے مصنف بھی تھے:۔

بیاض حمید انجکشن بک۔ معالجات اطفال۔ پرورش اطفال فارماکوپیا ڈاکٹری فارماکوپیا یونانی وغیرہ وغیرہ۔

آپ کے جس قدر طبی مضامین شائع شدہ ہیں اگر انہیں یکجا جمع کیا جائے تو ہزارہا صفحات کی ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ آپ ۱۹۱۸ء سے باقاعدہ عوام کی طبی خدمت میں مشغول رہے۔ ہزارہا بیماروں کا نہایت کامیابی کے ساتھ علاج معالجہ کیا۔ لاہور کے مشہور ڈاکٹر اور ماہرینِ فن سے آپ کا گہرا فنی تعلق تھا اور عند الضرورت ان کے مشوروں سے بھی استفادہ کرتے تھے۔ آپ نے کبھی بھی اپنے نام کا اشتہار نہیں دیا۔ چودہ سال آپ ایچ۔ ایم کے دفتر میں ملازم بھی رہے۔ آپ نے ۱۹۳۱ء میں خود پنشن لی۔ لاہور کے مختلف طبی اداروں کی قابلِ قدر طبی خدمت سرانجام دی۔

آپ مریضوں کا علاج نہایت درجہ محبت درد اور اخلاص سے کیا کرتے تھے۔ طبیعت میں لالچ اور طمع ہرگز نہ تھا۔ امیر غریب اپنوں اور بیگانوں کا علاج ایک ہی جذبہ سے کیا کرتے تھے۔ کشتہ جات اور جڑی بوٹیوں سے بڑی واقفیت تھی۔ نسخہ لکھنے سے پہلے ھوالشافی اللہ لکھنا عادت میں داخل تھا۔ نسخہ جات مناسب حال لکھا کرتے تھے اور مریض کی مالی استطاعت کو کبھی نظر انداز نہ کیا کرتے تھے۔ آپ کو ایک مرض کے پچاسوں نسخے یاد تھے۔ ضرورت کے مطابق ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی کی طرف بھی رجوع کیا کرتے تھے۔ بدن انسانی کے جملہ امراض کے علاج سے واقف تھے۔ آپ نے سرجری بھی اپنے شوق سے سیکھی۔ چنانچہ اس میں بھی آپ کو خاصی مہارت حاصل تھی۔ آپ نے بارہا معمولی آپریشن کامیابی سے کئے۔ مرض کی شدت کے پیشِ نظر آپ کی عادت میں داخل تھا کہ نسخے بار بار تبدیل کیا کرتے تھے۔ تاکہ مریض جلد از جلد صحت یاب ہو جائے۔ مریض کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے تھے۔ آپ گھر میں ہمیشہ ضروری ادویات یونانی و انگریزی اور اوزار جراحی موجود رکھتے تھے۔ عمر بھر اچھی اچھی کتابیں خریدنے کا شوق رہا اور اپنے تجربہ کو ہمیشہ بڑھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا رکھی ہوئی تھی اور ہزاروں مریضوں نے آپ کے ہاتھوں شفا پائی۔ ان کے طریق علاج کو یونانی اور ایلوپیتھی میں سراہا جاتا تھا۔ مریض خواہ عورت ہو یا مرد۔ بچہ ہو یا بوڑھا سب سے نہایت اخلاق کے ساتھ پیش آتے۔ جو مریض ایک دفعہ آ جاتا ہمیشہ کے لئے گرویدہ ہو جاتا اور ضرورت پڑنے پر ہمیشہ آپ کی خدمات حاصل کرتا۔ آپ مریضوں کے علاج کے لئے ہر وقت تیار رہتے رات اور دن کے کسی حصہ میں جب کبھی کسی کو ضرورت پڑی آپ نے کبھی جانے سے انکار نہیں کیا۔ آپ نے کبھی بھی صحیح نسخہ بتانے میں بخل سے کام نہیں لیا۔ کتب بینی کا مشغلہ تمام عمر رہا۔ مضامین لکھنے کا کام بڑی عرق ریزی اخلاص محنت اور درد سے کیا اور سب سے بڑھ کر مخلوقِ خدا کی ہمدردی کا جذبہ پس پردہ کام کر رہا تھا۔ اس خیال سے آپ کو مسرت ہوتی تھی کہ میرے طبی مضامین سے دنیا ہمیشہ فائدہ اٹھاتی رہیگی اور یہ میرا صدقہ جاریہ ہے جو میری وفات کے بعد میرے لئے مغفرت کا باعث بنتا رہے گا۔ آپ نے ساری عمر روپیہ جمع نہیں کیا اور نہ ہی زیور اور جائیداد بنانے کا شوق کیا۔ آپ ایک متوکل علی اللہ آدمی تھے کفایت شعاری سے جو روپیہ بچ گیا فوراً کوئی نہ کوئی کتاب یا اوزار یا ادویات خرید لیتے اور سب سامان ہر وقت موجود رکھتے تاکہ ضرورت کے وقت کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ ہو۔ کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نہیں کہ خود مطالبہ کر کے کسی سے فیس لی ہو۔ نادار اور مفلس مریضوں کا علاج مفت کیا کرتے تھے۔ بلکہ اپنی جیب سے امداد بھی کیا کرتے تھے۔ علاج زیادہ تر ادویات کی بجائے پھلوں اور پرہیزی اغذیہ سے کیا کرتے تھے۔

ڈاکٹری میں سرجری کے بہت قائل تھے اور کئی امراض میں علاج کی بجائے فوری اپریشن کرانے کا مشورہ دیتے۔

حکیم حاذق کی ایڈیٹری آپ نے چھوٹی عمر میں کی اور بعد میں آفتاب حکمت آپ کی زیرِ ادارت شائع ہوتا رہا۔ آپ کی ایک تصنیف "بیاض حمید" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کتاب آجکل نایاب ہے اور ارادہ ہے کہ اس کو جلد شائع کیا جائے تاکہ آپ کے تجربات سے خدا تعالیٰ کی مخلوق فائدہ اٹھاتی رہے اور ان کی مغفرت کا باعث بنتی رہے۔

(باقی)

بقیہ صفحہ ۳

تکمیل اور ترتیب کے بعد سکول کی تینوں تجربہ گاہیں ملک کی مثالی تجربہ گاہیں ہوں گی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے تعلیمی اداروں کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرماتا رہے اور مروجہ علوم کے ساتھ ساتھ یہ روح کی پاکیزگی اور تربیت و اصلاح کا باعث بھی ہوں۔ آمین۔

درخواستِ دعا

جماعت دہم کے سالانہ امتحانات مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۶۸ء سے شروع ہو رہے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو اچھے نمبروں میں کامیاب کرے۔ آمین۔

(لئیق احمد خورشید دہم۔ اے)

پتہ مطلوب ہے

مکرم رحمت اللہ صاحب واثق کا اگر کسی دوست کو ایڈریس معلوم ہو تو مطلع فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسروں کی مدد کرنے سے پوری انسانیت کو فائدہ پہنچتا ہے

حال ہی میں برٹش انفارمیشن سروسز کے اردو ماہنامہ "آئینہ برطانیہ" میں سمندر پار رضاکار جماعت کے موسس اور کمیونٹی سروس والنٹیرز کے ڈاکٹر مسٹر ایلک ڈکسن کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے خدمت خلق کے مختلف کاموں پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ کس طرح انگلستان کے نوجوان ان کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

وسطی انگلستان کے شہر ڈربی میں اسکول کے کچھ لڑکے اپنے گھروں سے صبح سویرے اس لئے نکل کھڑے ہوتے ہیں کہ اسکول پہنچنے سے پیشتر وہ عمر رسیدہ افراد کے ہسپتال میں جا کر کسی بوڑھے شخص کا شیو کر سکیں۔ دوسری طرف کچھ لڑکیاں ہفتے میں دو تین بار اپنے اسکول سے واپسی پر آدھ گھنٹہ تاخیر سے گھر پہنچتی ہیں کیونکہ انہیں عمر رسیدہ خواتین کے ایک متوازی ادارے میں عورتوں کے کھگھی کرنا ہوتی ہے۔

یہاں سے کچھ دور مغرب کی جانب چیشائر میں نوجوان رضاکاروں نے ہسپتال میں باغیچہ لگایا اور میدان صاف کر کے پھولوں کی کیاریاں سجائی ہیں تاکہ بیمار لوگ سبزے اور رنگ برنگے پھولوں سے اپنی آنکھوں کو تسکین دے سکیں۔ یہ کام جس جذبے کے تحت ہوا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس کام میں نوجوان ڈاکٹروں نے بھی اپنی ڈیوٹی سے فراغت پانے کے بعد تھوڑا تھوڑا وقت نکال کر ہاتھ بٹایا ہے۔

دوسری طرف ورسسٹر شائر، مغربی وسطی علاقے کے شہر ایوشام میں اسکول کے طلبہ قریبی مرکز اطفال کے چھوٹے بچوں کو تفریح کراتے، مہمات پر لے جاتے اور ہفتے کی چھٹیوں میں اپنے ساتھ رکھتے ہیں اور تہوار کے دنوں میں ایک دوسرے کو کارڈ بھیجتے ہیں۔

اور جنوبی انگلستان کے علاقے سسیکس کے شہر ہیورڈ ہیتھ میں نوجوان رضاکاروں نے ذہنی طور پر بیمار حضرات کے لئے ایک مچھلی کا تالاب بنایا ہے جس کی تعمیر میں کچھ مریضوں نے بھی ساتھ دیا۔

برطانیہ کے نوجوانوں کے رویے میں مذکورہ سماجی انقلاب گزشتہ کئی برسوں سے وقوع پذیر ہو رہا ہے۔ اگرچہ یہ انقلاب بڑی خاموشی سے رونما ہوا ہے تاہم اسکے اثرات بڑے وسیع ہیں اور آج یہ اصلاحی تربیت ڈیوک آف ایڈنبرا ایوارڈ اسکیم سے لے کر آؤٹ ورڈ باؤنڈ اسکولوں تک محیط ہے۔

عملی عینیت پسندی اب حقیقت پسندی کا روپ دھارتی جا رہی ہے۔ جنوب مشرقی کاؤنٹی کینٹ کے مقام سیون اوکس کے طلبہ نابینا نوجوانوں کو ایک عرصے سے اپنے ساتھ دو نشستی سائیکلوں پر بٹھا کر تفریح کراتے ہیں اور وسطی انگلستان کے علاقے سولی ہل کے اسکول کے بچوں نے ایک آرٹسٹ گروپ بنایا ہے اور ذہنی طور پر کمزور بچے اسکے رکن ہیں۔ لندن کے مشرقی حصے میں یہودی نوجوانوں کی ایک جماعت نے ایک سماجی بہبود کے ادارے کو پیشکش کی ہے کہ کرسمس اور ایسٹر کے دنوں اور اتوار کے روز وہ ان کے عملے کا کام یعنی سامان کی حمل و نقل اور برتن دھویا کرینگے اور ان کا عملہ چھٹی کر سکے گا۔ سمندر پار رضاکار سروس کا برطانیہ میں آغاز ۵۸ء میں ہوا تھا۔ اس سروس کا مدعا یہ تھا کہ نوجوان حضرات ترقی پذیر ممالک کی ترقی میں ایک خصوصی کردار ادا کر سکیں۔ اس وقت برطانیہ کے بہت سے لوگ اپنے آپ سے سوال کیا کرتے تھے کہ اگر ہمارے نوجوان افریقی اور ایشیائی ممالک میں بڑے بڑے مسائل حل کرنے میں مدد دے سکتے ہیں تو کیا ہمارے اپنے ملک میں کوئی مسئلہ نہیں؟

چنانچہ اس سروس کا آغاز اس طرح ہوا کہ سینئر اسکولوں کے طلباء اور طالبات نے اپنے اڑوس پڑوس کے حاجتمندوں کی اعانت کرنا شروع کر دی۔

برٹش شمالی مغربی انگلستان میں ایک سروے سے پتہ چلا ہے کہ ہفتے کی چھٹیوں کے دوران گشتی کھانے کی سروس کا آغاز کیا ہے۔ لڑکیاں کھانا تیار کرتی ہیں اور لڑکے سائیکلوں پر کھانا لیکر معمر افراد تک پہنچاتے ہیں۔ آجکل برطانوی اسکولوں کے ہزاروں طلبہ اسکولوں میں اپنے آخری تعلیمی سال کے دوران معاشرتی بہبود کا کام کر رہے ہیں۔ بعض صدقوں میں اس قسم کی خدمت کو درسی نصاب کا جزو بنایا گیا ہے۔ لیکن اگر یہ جذبہ بنیادی طور پر محض اسکولوں سے شروع ہوتا تو وہیں تک محدود رہتا۔ اس کے برخلاف "نوجوان مجرم" بھی معاشرتی بہبود کا کام کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر بورسٹل کے ایک ادارے کے لڑکوں نے مشرقی لندن کے بعض انتہائی معذور افراد کے تعلیمی مرکز میں مددگار رسول کی حیثیت سے رضاکارانہ کام کرنے کی پیشکش کی ہے۔ کمسن مجرموں کے بعض منظور شدہ اسکول اس امر پر متفق ہو رہے ہیں کہ معذور افراد کے اداروں میں رضاکارانہ کام کرنے کے لئے کمسن مجرموں کو عارضی طور پر رہا کیا جائے۔ متعدد سماجی کارکنوں کا خیال ہے کہ دوسروں کی مدد کا یہ تجربہ کمسن مجرموں کی اصلاح میں بڑا اہم عنصر ثابت ہو سکتا ہے۔

پولیس کے بہت سے ادارے اپنے پولیس کیڈٹوں کی جن میں ۱۷ سے ۱۹ سال تک کی عمر کے لڑکے اور لڑکیاں شامل ہوتی ہیں، معاشرتی بہبود کے کام میں ہمت افزائی کرتے ہیں۔ تقریباً بیس ادارے اپنے کیڈٹوں کو مستقر سے دور عارضی طور پر کام کرنے کی چھٹی دے دیتے ہیں۔ لیورپول کانسٹبلری کے اٹھارہ سالہ کیڈٹ ڈیوڈ اسمتھ نے ایک دماغی ہسپتال میں ذہنی امراض کے شکار نوجوانوں کی خدمت انجام دی۔ ان مشکل آدمیوں کے گروپ کو کیمپ کے ایک پروگرام میں لے جا کر انہوں نے ہسپتال کے حکام کو اچنبھے میں ڈال دیا۔ دوسرے کیڈٹ نے جنوبی لندن میں منشیات کے عادی افراد کے ایک مرکز میں کام کر رہے ہیں۔ صنعت سے تعلق رکھنے والے نوجوان بھی اس قسم کی خدمت کے لئے نئے نئے طریقے دریافت کر رہے ہیں۔ گریٹ یارمتھ، نارفوک، مشرقی انگلستان کے فنی تربیت یافتہ لڑکوں نے ایک مقامی شخص کے لئے ٹرانسسٹر لگا ہوا برقی حرارت کا دستانہ تیار کیا ہے۔ اس شخص کو خون کی کمی کا مرض لاحق ہے اور اس کی انگلیوں میں دوران خون بہت کم ہے۔ نارتھمپٹن شائر میں فولاد کے عظیم ادارے اسٹیوارٹس اینڈ لائیڈز کے تربیت یافتہ کو نابینا بچوں کے ورسسٹر کالج کے فنی عملے کی امداد کے لئے چھٹی دیدی گئی ہے تاکہ نابینا بچوں کے لئے تدریسی آلات تیار کرنے میں آسانی ہو۔

اس ضمن میں بھی ایک حیرت انگیز چیز رونما ہوئی ہے۔ ایک نابینا لڑکا جان بینڈ شمالی انگلستان کے قصبے نیوکاسل میں اعصابی مریض بچوں کے ادارے میں رضاکار کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں اور اس ادارے کے شعبہ علاج میں تشنجی دورے کے مریض بچوں کی امداد کر رہے ہیں۔ بڑی جسمانی معذوری کے باوجود ایک مکمل اور مفید زندگی کس طرح گزاری جاتی ہے یہ ظاہر کر کے وہ ان کے حوصلے بلند رکھتے ہیں اور جب یہ اعصابی تشنج کے مریض کسی نہ کسی طرح ان کی مدد کرتے ہیں تو انہیں بڑی مسرت ہوتی ہے۔

مؤخر الذکر تبدیلی بلاشبہ بہت اہمیت کی حامل ہے۔ معذوروں میں یہ احساس پیدا ہوتا جاتا ہے کہ وہ بھی کسی نہ کسی طرح مدد کر سکتے ہیں۔ لندن سے بارہ میل دور ساؤتھال میں ایشیائی بچوں کو انگریزی پڑھانے والے ٹیم ورک نے اس کو واضح طور پر محسوس کیا ہے اور عمل درآمد کے لئے انہوں نے ایک منصوبہ وضع کیا ہے۔

سب سے پہلے انہوں نے پاس پڑوس کی بعض بڑی بوڑھیوں سے دریافت کیا کہ آیا ان کے ایشیائی طلبہ ان معمر خواتین سے انگریزی بول چال سیکھنے کے لئے آ سکتے ہیں۔ پھر اسکے بعد انہوں نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ وہ ان معمر خواتین کے پاس جایا کریں کیونکہ وہ بالکل اکیلی رہتی ہیں۔

پھر معمر خواتین اور نوجوان ایشیائی طلبہ نے محسوس کیا کہ انہیں بلاشبہ ایک دوسرے کی ضرورت ہے! روز بروز زیادہ سے زیادہ طلبہ غیر ملکوں سے آنے والے مہمانوں کی مدد کے کام میں دلچسپی محسوس کر رہے ہیں۔ ابتداء میں وہ سمجھتے ہیں کہ بنیادی طور پر یہ زبان کا مسئلہ ہے لیکن جلد ہی انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ اس میں کہیں زیادہ گہرے اور جذباتی عناصر کارفرما ہیں۔ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ نووارد نوجوان بھی اپنی خدمات پیش کرنے لگے ہیں۔

مثال کے طور پر لندن کے ایک اسکول سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد راجندر پٹیل ایک ادارے میں معذور افراد کی دیکھ بھال اور نوجوان ایشیائی طلبہ میں یکجہتی کا کام کر رہا ہے۔

پیشہ ور سماجی کارکن تسلیم کر رہے ہیں کہ نوجوان رضاکار بہت مفید معاون ہو سکتے ہیں۔ گذشتہ سال ٹائلن مغربی انگلستان کے قریب ٹونیل ہسپتال کے ایک وارڈ کو اسکول کی عام خوابگاہ میں تبدیل کر دیا گیا اور نوجوانوں کو دماغی ہسپتال میں اپنی تعطیلات گزارنے کی دعوت دی گئی۔

بیسیوں کی تعداد میں نوجوان طلبہ آئے۔ وہ ہسپتال کے کمروں میں داخل ہوئے اور مریضوں سے بات چیت کی اور ان کے ساتھ کھیلتے رہے اور ذہنی امراض کی شدت کو ختم کر کے ہسپتال کے عملے میں زندگی کی نئی لہر پھونک دی۔ اب دماغی ہسپتال نوجوان رضاکاروں کے لئے روز افزوں طور پر اپنے دروازے کھولا رہے ہیں۔

وقت کے تقاضے کے مطابق نوجوان افراد امداد کے طور پر کوئی چیز دینے کے بجائے خود عملی حصہ لینا چاہتے ہیں۔ خیرات کا قدیم تصور یعنی صاحب ثروت افراد کا غریب افراد کی مدد کرنا ان کے فلسفے سے مطابقت نہیں رکھتا۔ ان کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ مسلسل مسرت اور مسلسل خود اعتمادی کے جذبے کو ابھارا جائے۔ اتنی

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۱۶۷

میں علم دین ولد علی محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ دکانداری عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۶۱ء ساکن چک ۲۲/۷۵ ڈاک خانہ بیدوالا۔ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ دکانداری سے حاصل ہوتی ہے۔ جو اس وقت ۳۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اول ۔۔۔ ۱)

الراقم:- بقلم خود علم دین ولد علی محمد قوم آرائیں۔ بمقام چک ۲۲/۷۵ ڈاک خانہ بیدوالا ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:- حکیم عبدالرحمٰن معلم اصلاح و ارشاد بمقام خاص آنبہ ضلع شیخوپورہ ۲۴/۲/۶۷

گواہ شد:- مرزا امیر بیگ احمدی بمقام چک ۲۲/۷۵ ڈاک خانہ بیدوالا۔ ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۱۹۱۶۸

میں عذرا بیگم زوجہ نعمت اللہ خاں صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باڑہ ضلع لاڑکانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد اور آمد نہیں ہے

۱- حق مہر ۲۰۰۰/- ہذمہ خاوند

۲- زیورات ۹½ تولے مالیتی ۱۰۹۵/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ (شرط اول ۔۔۔ ۱)

الراقمہ:- عذرا بیگم۔

گواہ شد:- فضل محمد نیازی سیکرٹری وصایا حیدرآباد۔ حال باڑہ۔

گواہ شد:- محکم الدین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ باڑہ۔ ضلع لاڑکانہ۔

مسل نمبر ۱۹۱۶۹

میں چراغ بی بی زوجہ لطیف احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر تیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وسیم آباد فارم ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد اور آمد نہیں۔

۱- حق مہر وصول شدہ ۔۔۔ ۲۰۰/-

۲- نقد ۔۔۔ ۴۸۰/-

۳- کانٹے طلائی ½ تولے ۔۔۔ ۱۶۰/-

میزان ۔۔۔ ۸۴۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے (شرط اول ۔۔۔ ۲)

الراقمہ:- نشان انگوٹھا، چراغ بی بی زوجہ لطیف احمد۔

گواہ شد:- محمد صادق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بشیر آباد ضلع حیدرآباد

گواہ شد:- لطیف احمد بقلم خود ۱۰/۵/۶۷

مسل نمبر ۱۹۱۷۰

میں عبدالوہاب احمد شاہد ولد مولوی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم قوم گوجر پیشہ واقف زندگی عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۳۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

(شرط اول ۔۔۔ ۱)

العبد:- عبدالوہاب احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد:- ابوالعطاء جالندھری۔

گواہ شد:- ملک سیف الرحمان ربوہ

مسل نمبر ۱۹۱۷۱

میں سردار بیگم بیوہ غلام رسول صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عبداللہ پور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۷/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد اور آمد نہیں ہے۔

(۱)- حق مہر جو میں نے اپنے خاوند کو معاف کر دیا تھا ۲۵۔۳۲

(۲)- زرعی زمین دو ایکڑ دو کنال مالیتی ۔۔۔ ۸۰۰۰ روپے اس میں میرا حصہ ½ ہے۔ (۳) ایک مکان واقع گھیٹ پورہ مالیتی ۔۔۔ ۱۰۰۰ روپے اس میں میرا ½ حصہ ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت میرے لڑکوں کی طرف سے مجھے ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے (شرط اول ۔۔۔ ۵ روپے)

الراقمہ:- نشان انگوٹھا سردار بیگم

گواہ شد:- عبدالغنی بقلم خود مرحوم ۱۷/۵۹

گواہ شد:- محمد صدیق پریذیڈنٹ حلقہ طارق آباد لائل پور

مسل نمبر ۱۹۱۷۲

میں سکینہ بی بی زوجہ چوہدری محمد علی قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شریف آباد ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد اور آمد نہیں۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا مبلغ ۔۔۔ ۲۲۰ روپے

۲- مشین سلائی مالیتی ۔۔۔ ۱۵۵/-

۳- زیور ڈنڈیاں ایک جوڑی طلائی وزنی ۱۲ تولہ مالیتی ۔۔۔ ۱۲۵

میزان ۔۔۔ ۵۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور منظور فرمائی جائے۔ (شرط اول ۔۔۔ ۱)

الراقمہ:- نشان انگوٹھا: سکینہ بی بی اہلیہ محمد علی شریف آباد ضلع تھرپارکر ۹/۵/۶۷

گواہ شد:- محمد اکبر افضل مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر ۹/۵/۶۷

گواہ شد:- محمد خلیق عالم خادوتی ساکن کراچی حال شریف آباد وقف عارضی ۹/۵/۶۹

درخواست دعا

میری بیوی ½ ۱ سال سے بیمار ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہی کامل شفا عطا فرمائے اور میری ہر قسم کی پریشانی دور کرے۔

خاکسار حکیم محمد احمد معلم وقف جدید جماعت احمدیہ محمود آباد ڈاک خانہ خانیوال۔ ضلع ملتان

وصولی چندہ وقفِ جدید بابت سال ۱۹۶۹ء

مخلصین جماعت کی دوسری قسط جنہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے گیارھویں سال کے وعدہ جات وقف جدید نقد ادا کر دیئے ہیں۔ دعا کے لئے ان کے اسماء درج کئے جاتے ہیں :۔ ناظم وقف جدید

۱۔ جناب مسعود احمد صاحب خود شید کراچی	۱۰۶۰ — ۰۰	
۲۔ مکرم عبد الرحیم صاحب مدہوش "	۱۱۵ — ۰۰	
۳۔ " چوہدری غلام احمد صاحب "	۳۲۵ — ۰۰	
۴۔ " " شیر محمد صاحب کرم پورہ ضلع شیخوپورہ	۲۰۲ — ۰۰	
۵۔ " سید مبشر احمد صاحب لودھرانی معہ اہلیہ صاحبہ	۱۱۲ — ۰۰	
۶۔ " محمد حسین صاحب سول کوارٹرز پشاور	۶۰ — ۰۰	
۷۔ ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب بخاری بھکر ضلع میانوالی	۳۸ — ۰۰	
۸۔ چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔اے سمن آباد لاہور	۵۴ — ۰۰	
۹۔ چوہدری فتح محمد صاحب انسپکٹر آبکاری دار الرحمت شرقی ربوہ	۴۰ — ۰۰	
۱۰۔ شریفہ بیگم صاحبہ دار الرحمت شرقی ربوہ	۵۱ — ۰۰	
۱۱۔ مکرمہ حمیدہ خانم صاحبہ " "	۵۱ — ۱۲	
۱۲۔ مجید احمد صاحب ابن مسعود احمد صاحب خورشید کراچی	۵۱ — ۰۰	
۱۳۔ کریم احمد صاحب ابن " "	۵۱ — ۰۰	
۱۴۔ چوہدری احمد جان صاحب کراچی	۳۲ — ۰۰	
۱۵۔ مرزا سس السلام صاحب "	۱۵ — ۰۰	
۱۶۔ مرزا سعود احمد صاحب "	۳۰ — ۰۰	
۱۷۔ قریشی عبد القیوم صاحب "	۳۰ — ۰۰	
۱۸۔ نصیرہ بیگم صاحبہ دار الرحمت شرقی ربوہ	۱۸ — ۰۰	
۱۹۔ ممتاز اختر صاحبہ " "	۱۲ — ۰۰	
۲۰۔ مکرم فضل الٰہی صاحب چھاؤنی پشاور	۱۲ — ۰۰	
۲۱۔ " محمد عظیم صاحب تویسکی ضلع گوجرانوالہ	۸ — ۰۰	
۲۲۔ " چوہدری نذیر احمد صاحب ناصر آباد اسٹیٹ سندھ	۱۱ — ۰۰	
۲۳۔ " محمد شریف صاحب ۱/۶۳ ضلع شیخوپورہ	۱۰ — ۰۰	
۲۴۔ " ملک احمد صاحب ڈرائیور ساہیوال	۱۵ — ۰۰	
۲۵۔ " ملک نسیم اللہ پسر ملک برکت اللہ صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال	۶ — ۷۵	
۲۶۔ " مولوی محمد احمد صاحب جلیل جامعہ احمدیہ ربوہ	۱۰ — ۰۰	
۲۷۔ " عبد الشکور صاحب جاوید دار الرحمت شرقی ربوہ	۷ — ۰۰	
۲۸۔ " بشیر احمد صاحب لاہوری " " "	۷ — ۰۰	
۲۹۔ مکرمہ سرور بانو صاحبہ " " "	۷ — ۰۰	
۳۰۔ " حبیبہ خاتون صاحبہ " " "	۶ — ۰۰	
۳۱۔ " صغریٰ مرزا صاحبہ " " "	۶ — ۵۶	
۳۲۔ " بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب مرحوم "	۶ — ۰۰	
۳۳۔ مکرم ماسٹر عطا محمد صاحب " "	۱۰ — ۰۰	
۳۴۔ " ڈپٹی محمد حسین صاحب کراچی	۷ — ۵۰	
۳۵۔ " ڈاکٹر سعود رشید بیگم مرزا صاحب کراچی	۱۰ — ۰۰	
۳۶۔ " مرزا عبد الرزاق صاحب "	۴۰ — ۰۰	
۳۷۔ " میجر سید محمود احمد شاہ صاحب بخاری کراچی	۱۲ — ۰۰	
۳۸۔ مکرمہ سیدہ فہمیدہ بخاری صاحبہ "	۶ — ۰۰	
۳۹۔ " احمد لطیف صاحب قریشی کراچی	۱۰ — ۰۰	
۴۰۔ مکرم سید تنویر وقار صاحب کراچی	۶ — ۰۰	
۴۱۔ " سید مقصود احمد صاحب کراچی	۱۶ — ۰۰	
۴۲۔ " اورنگ زیب خان صاحب کراچی	۶ — ۰۰	
۴۳۔ " غلام جیلانی صاحب کراچی	۷ — ۰۰	
۴۴۔ بچگان شمیم احمد صاحب کیمپ لائن کراچی	۱۸ — ۰۰	

خریداران خالد و تشحیذ کے لئے ضروری اعلان

رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان کے سلسلہ میں بعض انتظامی مجبوریوں کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جن خریداروں کا چندہ وصول ہو چکا ہے یا ابھی ختم نہیں ہوا۔ صرف ان کے نام رسالہ پوسٹ کیا جائے اور بقایا داروں کی طرف سے جب تک رسالہ جاری کرنے کی اطلاع اور از سر نو تحریر اور ساتھ ہی سالانہ چندہ موصول نہ ہو۔ ان کے نام رسالے کی ترسیل روک دی جائے۔ اس لحاظ سے بہت سے دوست جن کے نام رسالہ جاتا تھا متاثر ہوں گے۔

دوسرے ریکارڈ کو از سر نو ترتیب دینے کی وجہ سے ممکن ہے بعض دوستوں کا رسالہ سہواً چندہ کی ادائیگی کے باوجود رہ گیا ہو۔ امید ہے ایسی صورت میں وہ جلد از جلد منیجر رسالہ تشحیذ و خالد کو اپنے عندیہ سے مطلع فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مختلف مذاہب کا طریق عبادت

بندہ کو ایک ضروری مضمون کے لئے جس میں اسلامی طریق عبادت کا موازنہ دیگر کل ادیانِ باطلہ کے طریق عبادت یا نازمل سے کیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل مذاہب کے طریق عبادت کی ضرورت ہے۔

۱۔ پارسی مذہب	۲۔ زرتشتی مذہب
۳۔ بدھ مت	۴۔ جین مت
۵۔ یہودی	۶۔ بہائی مت

اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو یا کوئی حوالہ یاد ہو۔ تو اطلاع دیں۔ از حد ممنون ہوں گا۔

(حاجی محمد ابراہیم خلیل سابق مبلغ انگلی و افریقہ حال دار السلام ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ فروری کی رپورٹ بھجوائیں

ماہ فروری ختم ہو چکا ہے تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ ماہ فروری کی رپورٹ مقررہ فارم پر جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

برادرم سلطان احمد صاحب ولد حاجی میاں دانا صاحب آف چک منگلا کو ۲۲ جنوری ۶۹ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام عبد الرحمان تجویز ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دین و دنیا میں ہر قسم کی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد عبد اللہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا (۱) عاجز ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ تمام جسم سوکھ گیا ہے۔ گرنے سے چوٹیں بھی آئی ہیں۔ احباب جماعت سے صحت اور انجام بخیر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبد الرحمٰن مہاجر ولد امام دین صاحب مرحوم ڈسکہ خاص والہ ڈمہ مکان ۱۸۸ الحمیل)

۲۔ میرے والد محمد مظفر صاحب عباسی سرگودھا کئی دنوں سے تکلیف میں ہیں بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (ظہور الحق)

۴۵۔ مکرم ملک محمد شریف صاحب مرزا ساہیوال	۶ — ۵۰
۴۶۔ " محمد عبد الصمد صاحب کراچی	۶ — ۰۰
۴۷۔ " چوہدری عبد الغنی صاحب صدر کراچی	۲۹ — ۰۰
۴۸۔ " مبارک احمد صاحب ہاشمی گلگت	۱۰۰ — ۰۰

مسلمانوں کی زندگی کا مدار قرآن کریم پر ہے

ان کے تنزل کی بنیادی وجہ قرآن سے اعراض ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے رسول) تو قرآن کریم لوگوں کو سناتا رہ تا کہ اس کی مدد سے لوگ حقیقت کو سمجھیں۔ اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی زندگی کا تمام دارومدار قرآن پر ہی ہے اور ان کے تنزل کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا۔ نہ وہ خود قرآن کریم پر عمل کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو قرآن کریم کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ قرآن کریم ایک روحانی غذا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے تیار کی ہے لیکن جس طرح غذا کی کئی شکلیں ہوتی ہیں۔ مثلاً آٹے سے کبھی پراٹھے تیار کئے جاتے ہیں۔ کبھی پھلکے اور کبھی تنور کی روٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ قرآن کریم کی غذا بھی کئی شکلوں میں تبدیل ہوگئی ہے۔ کہیں یہ غذا نماز کی شکل اختیار کر گئی ہے کہیں روزہ کی شکل اختیار کر گئی ہے کہیں حج کی شکل اختیار کر گئی ہے کہیں زکوٰۃ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ گویا کہیں پراٹھا بن گئی ہے۔ کہیں پنجیری بن گئی ہے۔ کہیں پھلکے بن گئی ہے مگر ہے وہی چیز۔ لیکن ان چیزوں کا صرف بن جانا کافی نہیں۔ جب تک انہیں چبایا نہیں انہیں نگلیں نہیں۔ جب تک یہ غذا انتڑیوں اور معدے کے دور سے نہ نکلے اس سے فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا اسی لئے جو شخص ذہنی جگالی کی ایک اصطلاح بتاتا ہے۔ یعنی بغیر ذہنی جگالی کے روحانی غذا ہضم نہیں ہوتی۔

ایک جانور معدہ سے چارہ نکالتا ہے اور پھر اسے چباتا ہے۔ کیونکہ اس کے معدہ میں اتنا سامان نہیں ہوتا کہ وہ چارہ کو ہضم کرے۔ اور چونکہ معدہ اس غذا کو ہضم نہیں کرتا اس لئے وہ پہلے جلدی جلدی چارہ کھا لیتا ہے اور جب کھرلی پر بیٹھتا ہے تو وہ جگالی کرتا ہے۔ چونکہ ایک جانور ۲۴ گھنٹے تک خوراک جگالی میں نہیں کھا سکتا اس لئے وہ جلدی جلدی خوراک کھاتا جاتا ہے۔ لیکن جب کھرلی پر آتا ہے۔ تو پہلے ایک لقمہ نکالتا ہے۔ اور جگالی کرتا ہے اور اسے خوب چباتا ہے پھر ایک اور لقمہ نکالتا ہے اور اسے چباتا ہے اسی طرح روحانی جگالی کی کیفیت ہوتی ہے جو شخص قرآن کریم پڑھ لیتا ہے یا اس کی تلاوت کر لیتا ہے۔ قرآن کریم اسے ہضم نہیں ہوتا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے ایک جانور گھاس کھا لیتا ہے یا انسان کوئی لقمہ منہ میں ڈال لیتا ہے۔ لیکن اگر تم لقمے نگلتے جاؤ اور اسے چباؤ نہیں تو تمہاری انتڑیوں میں سوزش پیدا ہو جائے گی۔ دست آنے لگیں گے یا قے آجائے گی اور روٹی باہر نکل آئے گی۔ یہی حال روحانی غذا کا ہے جو لوگ جگالی نہیں کرتے وہ غذا سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے یہودیوں کی مثال اس گدھے سے دی ہے۔ جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں جو لوگ ذہنی جگالی نہیں کرتے وہ کتاب تو پڑھ لیتے ہیں لیکن اس پر غور و فکر نہیں کرتے۔ اور اس وجہ سے اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ قرآن کریم سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اسے ان مراتب میں سے گزارا جائے جس سے اس کے مضامین ہضم ہو جائیں۔ جب تک اسے ان مراتب میں سے گزارا نہیں جائے گا وہ ہضم نہیں ہوگا۔

پس قرآن کریم پڑھنے کے بعد سوچنے کی عادت ڈالو۔ اور سوچنے کے بعد اس پر عمل کرو اگر تم ایسا کرو گے تو تم ایک زندہ اور خوشحال قوم نظر آنے لگ جاؤ گے۔ اور دنیا تمہیں دیکھ کر حیران رہ جائے گی۔"

سٹوڈنٹس یونین تعلیم الاسلام کالج کے

چودھویں کل پاکستان بین الکلیاتی مباحثات

— کامیابی سے اختتام پذیر ہو گئے —

ٹرافی انگریزی مباحثہ میں گورنمنٹ کالج لاہور اور اردو مباحثہ میں گورنمنٹ کالج جہلم نے جیتی

ربوہ — سٹوڈنٹس یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے چودھویں کل پاکستان بین الکلیاتی انگریزی اور اردو مباحثات اپنی سابقہ روایات کے ساتھ دو روز جاری رہنے کے بعد ۱۶ مارچ کی رات کو اختتام پذیر ہو گئے۔

انگریزی مباحثہ میں قرارداد زیر بحث تھی Rights to Might اور اردو مباحثہ میں قرارداد تھی "اعلیٰ تعلیم ذہنی انتشار کا باعث ہے۔" ایوان نے کثرت رائے سے دونوں قراردادیں مسترد کر دیں۔

یہ مباحثات جن میں صدارت کے فرائض سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ جناب محمد سمیع طاہر نے ادا کئے ۱۵-۱۶ مارچ کو کالج ہال میں منعقد ہوئے۔ انگریزی مباحثہ میں ٹرافی گورنمنٹ کالج لاہور نے حاصل کی۔ اور اردو مباحثہ میں گورنمنٹ کالج جہلم کو ٹرافی دی گئی۔

ان مباحثات میں گورنمنٹ کالج لاہور لا کالج لاہور مرے کالج سیالکوٹ گورنمنٹ کالج جہلم۔ گورنمنٹ کالج سرگودھا۔ گورنمنٹ کالج لائل پور۔ گورنمنٹ کالج جوہر آباد۔ اسلامیہ کالج لائل پور گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج دھرت کالونی لاہور اور سرسید انٹرمیڈیٹ کالج گجرات کے مقررین نے حصہ لیا۔

انگریزی مباحثہ میں اول و دوم انعام بالترتیب عمران اسلم گورنمنٹ کالج لاہور اور مظفر نذیر گورنمنٹ کالج لاہور نے حاصل کئے۔ تیسرا انعام حوصلہ افزائی کا انعام علی الترتیب شاہد راشدی اور صفدر حسین مرے کالج سیالکوٹ کو دیا گیا۔

اردو مباحثہ میں پہلا انعام صاحبزادہ جمیل لطیف لا کالج لاہور نے حاصل کیا۔ دوسرا انعام صفدر حسین مرے کالج سیالکوٹ کو دیا گیا۔ تیسرا انعام ظفر اقبال گورنمنٹ کالج جہلم کو ملا اور حوصلہ افزائی کا انعام فرید احمد گورنمنٹ کالج سرگودھا نے حاصل کیا۔

اردو مباحثہ کے اختتام پر قائمقام پرنسپل پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔

انگریزی مباحثہ میں منصفین کے فرائض جناب پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب، جناب سید سرور شاہ صاحب سابق پرنسپل دارالسلام کالج مشرقی افریقہ اور جناب پروفیسر دتار سنگھ گورنمنٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ نے انجام دیئے منصف اعلیٰ جناب پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے تھے۔ اردو مباحثہ میں منصفین کے فرائض جناب مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ جناب مولانا حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ویلنگٹن اور جناب خالد بشیر صاحب ایڈووکیٹ لائل پور نے انجام دیئے۔ منصف اعلیٰ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ تھے۔

جامعہ نصرت ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

جامعہ نصرت ربوہ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات (کانووکیشن) ۲۴ مارچ ۱۹۶۸ء بوقت ۱۰ بجے صبح ہونا قرار پایا ہے۔ ڈگری لینے والی طالبات ۲۳ مارچ کو شام ۴ بجے ریلوے سٹیشن لجنہ اماء اللہ کے ہال میں پہنچ جائیں۔ گاؤن و ہڈز کرایہ پر بھی مل سکیں گے۔

پرنسپل جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ